السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں آڑھتی حضرات کا یہ طریقہ ہے کہ زمیندار حضرات ان سے رقم لے لیتے ہیں اور فصل کے موقع پر انہیں پیداوار دینے کا وعدہ کرتے ہیں، اس طرح آڑھتی حضرات ایک لاکھ روپے دے کر تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ کمالیتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟ کتاب وسنت کا حوالہ دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی چیز کی آیندہ ادائیگی کے وعدے پر اس کی نقد قیمت وصول کرنا جائز ہے۔ شرعی طور پر اسے بیع سلم یا بیع سلف کہا جاتا ہے، اس طرح کی خریدوفروخت جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اس طرح کی خریدوفروخت ہوا کرتی تھی، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے لیکن اس کی چند ایک شرائط ہیں۔ جو چیز بطور قیمت ادا کی جا رہی ہے اس کی مقدار معلوم ہو اور اسے مجلس عقد میں ادا کر دیا جائے، نیز جو چیز آیندہ لینی ہو اس کا ایسا وصف بیان کیا جائے جس سے اس کی مقدار اور نوع ممتاز ہو جائے تاکہ دھوکے اور تنازعہ کا امکان نہ رہے نیز ادائیگی کی مدت معلوم ہونی چاہیے، اس کے لیے تاریخ طے کر لی جائے، صحیح بخاری میں ہے: ’’جو شخص کسی بھی چیز میں بیع سلم کرنا چاہتا ہے وہ مقررہ وزن اور مقررہ مدت ٹھہرا کر کرے۔‘‘[1]

بہر حال اس قسم کی خریدوفروخت کے لیے ضروری ہے کہ جنس معین ہو، ماپ یا وزن بھی معلوم ہو، بھاؤ بھی طے ہو اور ادائیگی کی تاریخ بھی معین ہو۔ دراصل اس قسم کی خریدوفروخت اشیا کے معدوم ہونے کی وجہ سے ناجائز تھی لیکن اقتصادی مصالح کے پیش نظر لوگوں کے لیے نرمی کرتے ہوئے اسے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، معاملہ طے کرتے وقت اس چیز کا موجود ہونا لازمی نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ اس قسم کی خریدوفروخت کرتے تھے تو لوگوں نے ان سے دریافت کیا آیا اس وقت ان کے پاس کھیتی موجود ہوتی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان سے اس کے متعلق نہیں پوچھا کرتے تھے۔[2]

صورت مسؤلہ میں اگر آڑھتی حضرات زمیندار سے خریدوفروخت کا معاملہ کرتے ہیں کہ انہیں پیشگی رقم دے کر آیندہ جنس لینے کا اہتمام کرتے ہوں اور اس کا بھاؤ، تاریخ ادائیگی جنس اور نوع نیز بھاؤ کا تعین کر لیا جائے تو جائز ہے اور اگر روپیہ دے کر آیندہ فصل کے موقع پر ان سے روپیہ ہی لینا ہے تو ایسا کرنا سود ہے جو بہت سنگین جرم ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح مسلم، السلم: ۲۲۴۔

[2] صحیح بخاری، السلم: ۲۲۵۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:266

محدث فتویٰ